111914 ـ رضاعت سے وراثت ثابت نہیں ہوتی

سوال

ایک عورت فوت ہو گئی اور اس کا کوئی قریبی وارث نہیں، لیکن اس کا ایک رضاعی بیٹا ہے تو کیا وہ وراثت میں سے کسی حصے کا حقدار ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شریعت میں وارث بننے کے اسباب معلوم اور مقرر ہیں، جن میں کچھ تو ایسے ہیں جن پر علماء کا اتفاق ہے وہ تین سبب ہیں:

عقد زوجیت، اور قرابت و رشتہ داری، اور ولاء (یعنی آزادی کی نسبت).

اور کچھ اسباب ایسے ہیں جن میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے وہ یہ ہیں:

المعاقدہ و مولاۃ، کسی کے ہاتھ پر اسلام کی قبولیت، الالتقاط، اور جہت اسلام (یعنی جس کا کوئی ورارث نہ ہو تو اس کا وارث بیت المال ہو گا).

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ نے یہ اسباب اپنی کتاب " التحقیقات المرضیۃ فی مباحث الفرضیۃ " میں مفصل بیان کیے ہیں، دیکھیں: صفحہ نمبر (31 ـ 44).

اور ان اسباب میں رضاعت شامل نہیں ہے.

لہذا جو کوئی فوت ہو جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کا مال بیت المال میں جائیگا اور اس کا رضاعی بیٹا وراثت کا مستحق نہیں ہو گا.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

اگر کوئی عورت فوت ہو جائے اور اس کا مال و دولت ہو لیکن اس کے بعد اس کی وراثت کا کوئی وارث نہیں بلکہ اس کا سب سے قریبی ایک شخص ہو جسے اس نے دودھ پلایا ہو چاہے وہ مرد ہو یا عورت تو کیا وہ اس کے ترکہ کا زیادہ حقدار ہے یا اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں جائیگا ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" رضاعت کا تعلق وراثت کے اسباب میں شامل نہیں لہذا اس کا رضاعی بھائی اور رضاعی باپ وارث نہیں بن سکتا، اور نہ ہی دوسرے قرابت کے حقوق میں سے کوئی حق مثلا نفقہ اور ولایت وغیرہ کا حق رکھتا ہے.

لیکن بلاشك اسے کچھ نہ کچھ حقوق ضرور ہونے چاہییں جن سے اس کی تکریم ہو، لیکن وراثت میں اس کو کوئی حق نہیں ہو گا، کیونکہ وراثت کے تین سبب ہیں:

قرابت و رشتہ داری، اور زوجیت، اور ولاء (آزادی کی نسبت)؛ اور رضاعت وراثت کے اسباب میں شامل نہیں.

سوال میں اس مذکورہ عورت کی وراثت مسلمانوں کے بیت المال میں جائیگا، اور یہ رضاعی بیٹا اس کا حقدار نہیں " انتہی

دیکھیں: فتاوی علماء البلد الحرام صفحہ نمبر (334).

واللہ اعلم.